عرب جمہوریہ مصر — 4 شعبان ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف — 24 فروری ۲۰۲۳ء

قول وفعل میں سچائی کی قدر وقیمت

سچائی ایک ایسا انسانی اور اسلامی حسنِ اخلاق کا مظہر ہے، جو انسان کی شرافت ومرتبت کا پتہ دیتا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو چیز انسان کے اخلاق کو سب سے زیادہ سنوارتی ہے وہ ہے اس کی سچ گوئی اور رزق حلال کی طلب۔

جو شخص قرآن میں غور وفکر کرے گا اس پر یہ مخفی نہیں رہے گا کہ اللہ تعالی نے خود اپنے آپ کو صفت "صدق" سے موصوف قرار دیا ہے، جو کہ اس صفت کی اہمیت وعظمت کو اجاگر کر رہا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "قُلْ صَدَقَ اللَّهُ" "آپ فرما دیجیے اللہ نے سچ کہا" [آل عمران: ۹۵] ارشاد باری تعالی ہے: "وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا" "اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ سچا ہو" [نساء: ۲۲] ارشاد باری تعالی ہے: "وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا" "اور کون ہے جو اللہ سے زیادہ سچی بات والا ہو" [نساء: ۸۷] اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ ایمان اور صدق میں تلازم کی نسبت ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے، اسی لیے صدق ایمان کی علامت اور اس کی دلیل ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ حقیقی مومن وہی ہے جو سچا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ" "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" [توبہ: ۱۱۹]

سچ گوئی یہ انبیا ومرسلین کی سنت ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا" "اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجیے بیشک وہ سچا ہے اور نبی ہے" [مریم: ۴۱] ارشاد باری تعالی ہے:

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ""اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجیے بیشک وہ وعدہ کا سچا ہے"[مریم:۵۴] ارشاد باری تعالی ہے:"وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا""اور کتاب میں ادریس کا ذکر کیجیے بیشک وہ سچا ہے نبی ہے"[مریم:۵۶] اور خاتم المرسلن ﷺ کے بارے میں رب قدیر کا ارشاد پاک ہے:"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى(٣)إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى""اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے(٣)وہ تو صرف اور صرف وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے"[نجم:۳-۴]

حقیقی مسلمان اس بات کو سمجھتا ہے کہ کوئی بھی بات وہ کہے، وہ اس کے پاس ایک امانت ہوتی ہے اس لیے اسے خوب اچھی طرح سمجھ لے اور سچائی کو ہر چیز میں مقدم رکھے، چاہے وہ کوئی سنی ہوئی بات ہو، یا پھر کوئی آنکھوں دیکھا حال ہو، یا پھر کتابی شکل میں کوئی لکھی ہوئی چیز ہو! اس کے ذریعہ سے وہ محض اللہ تعالی کی رضا طلب کرے، اور دنیا میں اس کی خوشنودی اور آخرت میں جنت اس کا مقصود وہدف ہو! ارشاد نبوی ﷺ ہے: دو خرید وفروخت کرنے والوں کو (اس وقت تک بیع ختم کرنے کا پورا) اختیار رہتا ہے جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، اگر ان دونوں نے سچ سچ اس کے عیب کو بیان کر دیا تو دونوں کے (رزق) میں برکت ہوگی اور اگر دونوں نے جھوٹ بول کر اس عیب کو چھپالیا تو دونوں کی بیع سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: چار چیزیں ایسی ہیں اگر وہ تمہارے اندر موجود ہوں تو پھر دنیا کی کوئی بھی چیز تم سے دور ہو جائے تو تمہیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہیے: سچ بات، امانت کی حفاظت، اچھے اخلاق اور پاک روزی۔ پہلی بار وحی نازل ہونے کے بعد حضور ﷺ کو جو لرزہ طاری تھا اس سے آپ کو اطمینان دلانے کے لیے جو صفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی شمار کروائیں، انہیں میں سے ایک صدق گوئی بھی تھی۔ جیسا کہ آپ فرماتی ہیں: خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، کسی ضرورت مند کا سامان اٹھا دیتے ہیں،

محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں، ناگہانی مصیبت پڑنے پر آپ مصیبت زدگان کی مدد کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ" "اللہ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راض ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے" [مائدہ:۱۱۹] ارشاد نبوی ﷺ ہے: بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، ایک انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیقوں میں اس کا نام لکھ لیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتے ہیں اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے۔

برادرانِ اسلام!

سچائی کا نور جب دل کی گہرائیوں میں اتر جائے تو انسان اپنے قول وفعل دونوں چیزوں میں سچا ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (۷۰) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا" "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بول بولو (۷۰) وہ تمہارے اعمال کو ٹھیک کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہی بڑی کامیابی پائے گا" [احزاب:۷۰-۷۱] اور سچے عمل کا مطلب یہ ہے کہ ایسا عمل ہو جس میں نہ تو دھوکا ہو، نہ فریب ہو، اور نہ ہی ریا ہو اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم حلال چیزوں کو غور فکر کرنے کے بعد اختیار کریں اور حرام چیزوں سے کوسوں دور رہیں، وعدوں کو پورا کریں اور ساتھ ہی ساتھ امانتیں بھی ادا

کریں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ" "اے ایمان والو! عہدوں کو نبھاؤ" [مائدہ:۱]
ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا" "بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو دے دو" [نساء:۵۸] ان صفات کے برعکس جو بھی صفات ہیں وہ سب نفاق کی علامتیں ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: چار خصلتیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا اور جس شخص کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت موجود ہوگی، اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت پائی جائے گی جب تک کہ وہ اس کو چھوڑ نہ دے اور وہ خصلتیں یہ ہیں کہ جب اسے امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے، جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو دھوکا دے اور جب جھگڑا کرے تو گندی بات بولے۔ اسی طرح عمل میں سچائی ہم سے اس بات کا بھی تقاضہ کرتی ہے کہ ہم اپنے کام کو پوری تندہی سے کریں، اس میں ذرا بھی کوتاہی نہ کریں۔ جیسا کہ اس کا حکم ہمارے آقا ﷺ نے ہمیں دیا ہے: اللہ تعالی اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام کرے تو اچھی طرح اس کام کو انجام دے۔

ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ وہ انسان جو اپنے قول و فعل میں سچا ہوتا ہے، اس کا نفس سلامت ہوتا ہے، اس کی فطرت پاکیزہ رہتی ہے، وہ لوگوں کے دل کے قریب ہوتا ہے، وہ دوسروں سے محبت کرتا ہے اور دوسرے اس سے محبت کرتے ہیں، تجارت اور اسی طرح دوسرے معاملات میں دھوکا دھڑی نہیں کرتا، وہ ناگہانی کا استحصال نہیں کرتا، جس کے بعد یہی سچائی اس کو نفسی سکون، دلی اطمینان اور اجتماعی خوشی بخشتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو لوگوں کے ساتھ معاملات کرتے وقت تین چیزوں کا خیال رکھے تو لوگ بھی اس کو تین چیزیں بدلے میں دیتے ہیں: جب وہ لوگوں سے بات کرے تو سچ بولے، جب وہ اس کے پاس کوئی امانت رکھوائیں

تو اس میں وہ خیانت نہ کرے، جب وہ ان سے کوئی وعدہ کرے تو اس کو پورا کرے، تو ضرور بالضرور ان کے دل میں اس کے لیے محبت پیدا ہو جائے گی، اور ان کی زبانوں پر اس کے لیے تعریف کے نغمات ہوں گے، اور وہ سب اس کی مدد کریں گے۔

<u>اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور عالم اسلام کے تمام ممالک کی حفاظت فرما!</u>